رجسٹرڈ ایل نمبر ۰۰۰

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

احباب

مقاصد

۱- اسلام ... حقیقی ...
۲- آریو ... اور ...
۳- الزامات ...
۴- حضرت ... پہنچانا ...
۵- گورمت ...

دیگر مذاہب پر اسکی ... کو بچانا۔ ... بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔ ... کھولنا بان میں

ضوابط

... سالانہ عوام سے ..... ے
... ماہی ..... ۱۲ عہ
... متیازی قیمت ..... ص
... نے اسماء گرامی اخبار کے سرپرستوں کی ... لکھے جائیں گے۔
... ہ جو کچھ عنایت ہوگا عطیہ تصور ہوگا۔

یھدی الی اللہ من ینیب

احباب

۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۱۰) | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر (۲۰)

خاکسار ایڈیٹر نور کی تازہ تصنیف "باوا نانک کے مذہب" پر مولوی حضرت شیر علی صاحب بی۔اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کا ریویو

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ کتاب شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ) ایڈیٹر نور کی تازہ تصنیف ہے۔ اس کتاب میں شیخ صاحب موصوف نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اسلام تھا۔ طرز استدلال نہایت ہی صاف اور معقول ہے۔ پہلے انھوں نے خود باوا نانک صاحب کے ہی اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ باوا صاحب ہندوؤں کے تمام عقائد و رسوم سے بیزار تھے۔ پھر اسکے بعد حضرت باوا صاحب کے اقوال اور حالات زندگی کو پیش کر کے اس امر کو قطعی طور پر بہ پایہ ثبوت پہنچایا کہ وہ اسلام کے دلدادہ اور اسکے سچے پیرو تھے۔ بعض گورمکھی مسلمانوں کے تعلقات بھی کتاب کا ایک نہایت ہی دلچسپ حصہ ہے۔ یہ کتاب نہایت ہی محنت اور عرق ریزی سے لکھی گئی اور شیخ صاحب کے سالہا سال کے مطالعہ کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسکو کثرت کیساتھ سکھوں اور نانک پنتھیوں میں شائع کیا جاوے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھا ہے

احباب

اسکو خرید کر مفت شائع کریں۔ ۱۸۰ صفحہ کی کتاب ہے قیمت ایکروپیہ چار آنے (۱۲ عہ) میں شیخ صاحب کو انکی قابل قدر تصنیف پر مبارک باد کہتا ہوں۔ قیمت ۱۲ عہ

خاکسار شیر علی عفی عنہ

نیستی سے ہستی

(از قلم جناب سوامی آتمانند صاحب)

آریہ بھائیو! میں خدا کی طرف سے ایک خاص مشن لیا کر آپ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اسلیے آپ سے مستدعی ہوں کہ آپ اگر میری معاونت نہ بھی کریں تو کم از کم مخالفت بھی نہ کریں کیونکہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا اور بلا کسی قسم کے معاوضہ کے آپ کو خداوند کریم کی دعا دیتا ہوں۔ جس اصول حقہ کو تا وجود تمھیں وید مقدس میں بارہا تلقین ہونے کے تم اب تک ثابت نہ کر سکا۔ میں ہی بار ہا جلسوں میں خاص خاص مشن لیکر آپکے پاس آتا رہا اور اب پھر آیا ہوں تاکہ بڑے مسئلہ میں آپس میں تمھارا اختلاف ہے اسے دور کر کے تمھیں بھائی بھائی بناؤں۔

یہ ایک عام خیال بلکہ صداقت ہے کہ صرف ذات خدا ہی واجب الوجود اور لازوال یعنی ازلی و ابدی ہستی ہے اور دیگر سب اشیاء مادہ وغیرہ پیدا شدہ اور اسلیے فانی ہیں اور یہ کہ سوائے ذات خدا کے باقی کسی چیز کو ابدی بقا نہیں ہے۔ لیکن اس اصول حقہ کے مخالف کسی ایک مذہب خاص کر آریہ سماج کا یہ اصول ہے کہ جیسا خدا واجب الوجود و قائم بالذات ہستی ہے ویسے ہی اسکے ساتھ روح اور مادہ بھی ازلی و ابدی ہے اور یہی کلمہ شرک ہے۔ اسلیے ضروری ہے کہ میں آپ سب موافق و مخالف کے سامنے وید مقدس اور دلائل قاطع و براہین ساطع دیانند کرت کتابوں سے اور دلائل قاطع و براہین ساطع سے اس مسئلہ کی بطلان ظاہر کروں تاکہ آپ کو حق و ناحق کے پہچاننے میں پوری پوری امداد ملے۔ سب سے پہلے میں آپکو مادہ کی قدامت کا گھنڈ ان بتلانا چاہتا ہوں جسے شاستر کاروں نے پرمانو واد کہا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ویشیک دنیا کے وغیرہ شاستروں میں مادہ کو ایسے جز لاینجزی سے مشتق مانا ہے جسکو پرمانو کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور جسکی مزید تقسیم ناممکن تسلیم کی گئی ہے۔ اور آریہ سماج کا خیال ہے کہ یہ اجزائے لاینجزی۔ پرمانو خدا کی طرح واجب الوجود اور قائم بالذات ہیں انکی پیدائش و فنا کبھی نہیں ہوتی اس کے برخلاف خداوند کریم کا فرمان مندرجہ وید مقدس و قرآن شریف یہ ہے کہ سوائے ذات خدا کے باقی سب اشیاء ممکن الوجود اور فانی ہیں اور خداوند کریم کی طرف سے جو ہم سب کا پتا مہا ہے مجھے یہ پیغام دیکر بھیجا گیا ہے تاکہ میں تمام اقسام کے شرک کو دور کر کے اسکی ذات لازوال کو لاثانی اور لافانی ثابت کروں۔ سب سے پہلے میں وید مقدس کا ایک منتر پیش کرتا ہوں جس کے کلام الٰہی ہونے پر میرا اور آریہ سماج کا اتفاق ہے اور جس کا فرمان ہم سب کے لیے بلا حیل و حجت قابل قبول ہے اور لطف یہ ہے کہ میں اسپر بلا کسی قسم کی زیادتی کے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کا ہی ترجمہ حرف بحرف پیش کرتا ہوں

وھو ھذا ۔ رگوید ۸ ۔ ۷ ۔ ۱۷ منترا

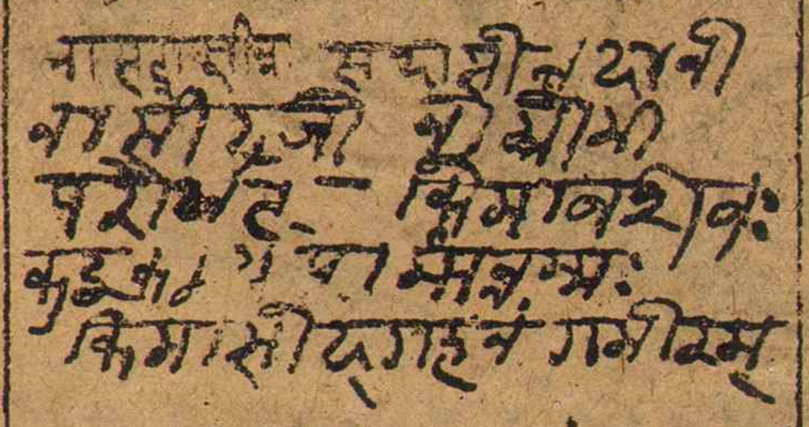

آرتھ بموجب مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج ۔

دوجب یہ کاریہ (معلول) سرشٹی (پیدائش یا دنیا) اُتپتّی (پیدا) نہیں ہوئی تھی تب ایک سرد شکتیمان ایشور (اور دوسرا جگت (دنیا) بنانے کی سامگری (مصالحہ) دراجمان ۔ موجود تھی اُس سمے (وقت) مشونیہ (نفی) نام آکاش ارتھات ۔ یعنی جو نیتروں (آنکھوں) سے دیکھنے میں نہیں آتا سو بھی نہیں تھا کیونکہ اُس سمے (وقت) اُسکا ویوہار نہیں تھا اُس سمے [illegible] ست ارتھات ستوگن رجوگن اور تموگن (جو سنسکرت فلاسفی کی اصطلاح میں تین صفتوں کا نام ہے) ملا جو پھر وہاں ۔ پرکرتی اد ہے وہ بھی نہیں تھا اُس سمے (وقت) پرمانو بھی نہیں تھے وراٹ ارتھات ۔ یعنی جو سب ستھول جگت (مادی دنیا) کے نواس کا ستھان (جائے رہائش) تھے سو بھی نہیں تھا وغیرہ ۔ اس میں سوامی دیانند جی کی زبان سے صاف ظاہر ہے کہ پیدائش کے وقت ذات خدا کے سوائے اور کچھ مادہ وغیرہ نہیں تھا کئی لوگ اس منتر و دیگر کئی ایک وید منتروں میں بیان شدہ لفظ [illegible] امت اور [illegible] ست سے مادہ بحالت علت و معلول علی الترتیب مانتے ہیں لیکن اس وید منتر میں صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ بوقت پیدائش نہ تو ست ۔ رج اور تم گنوں یعنی اوصاف کا مجموعہ ہیں جسے پرکرتی کہتے ہیں تھا اور نہ پرمانو یعنی اجزائے لاینجزی تھے ۔ آپ بیشک حیران ہوں گے کہ ترجمہ میں مہرشی دیانند جی مہاراج نے ایشور کے ساتھ اس دنیا کے بنانے کی سامگری یعنی مصالحہ کا ہونا لکھا ہے ۔ جو مادہ کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مہرشی دیانند نے محض اپنے مفروضہ اصول کو برقرار رکھنے کے واسطے سامگری لفظ کو ایزاد کیا ہے ورنہ وہ وید منتر کے کسی حصہ کا ترجمہ نہیں ہے اور اسی واسطے میں نے ان زائد از مطلب الفاظ کو خط وحدتی ( ) میں رکھدیا ہے اور ان الفاظ کے زائد اور بے معنی ہونے کا ثبوت آپ کی تحریر ہی سے ثابت ہے کہ اُسوقت نہ تو ست ۔ رج ۔ تم اوصاف یا اُنکا مجموعہ ہی تھا ۔ اور نہ پرمانو اجزائے لاینجزی ہی تھے ۔ اگر کوئی ہٹ کرے تو مہرہانی کر کے مندرجہ وید منتر میں سے کوئی ایسا لفظ بتلا دیں جس کے معنی سامگری کا موجود ہونا یا جا دے ۔ اور وہ مہرہانی کر کے آئندہ اوپر بتلا دیں کہ وہ دنیا بنانے کی سامگری ست ۔ رج اور تم گنوں ۔ اوصاف پرمانوؤں کے ماسوا وہ کس حالت میں تھی آیا محض اوصاف جو نراکار اور غیر مادی ہیں اسی حالت میں یا پرمانوؤں سے بھی کسی پہلی حالت میں تھی ۔ صورت اول اس لیے غلط ہے کہ غیر مادی سے مادی شے کا پیدا ہونا ۔ نیستی سے ہستی کا اور خود ثبوت ہے اور صورت دوم کی خامی اسطرح ظاہر ہے کہ اگر وہ پرمانوؤں سے پہلی حالت علت تھی تو پرمانو ۔ اجزائے لاینجزی خود ہی مرکب اور اسلیے قابل تقسیم اور فانی ثابت ہوں گے ۔ اور مادہ کی قدامت نہ رہے گی ۔ جو آریہ سماج کا بنیادی اصول ہے ۔

(۲) آریہ سماج و دیگر مشرقی فلاسفی کو ماننے والوں کے مذہب میں مادہ کی تعریف بموجب سانکھیہ شاستر ادھیائے اول سوتر ۶۱

[illegible]

ترجمہ ۔ ست ۔ رج اور تم تین گنوں کی حالت اوسط کا نام مادہ ہے اور ایسے ہی مہرشی دیانند نے اپنی سب کتابوں میں خاصکر ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں باب میں کئی جگہ پر کہے ہیں ۔ اب واضح رہے کہ اوصاف محض نراکار اور غیر مجسم کا نام ہے ۔ جن میں مادہ کا نام و نشان نہیں ہوتا اسلیے غیر مادی صفتوں سے مادہ کی پیدائش بھی ویسی ہے جیسے ہستی کی مترادف ہے ۔ پھر نا معلوم قدامت مادہ کا ڈنکا بجانا چہ معنی دارد

(۳) آکاش جسے آریہ سماج خدا کی مثل ہر جاد ہر شے کے اندر حاضر ناظر و ہمہ جا موجود مانتا ہے اور اسی آکاش کو آریہ سماج مادہ کا معلول اور مادی عنصر بھی گردانتا ہے ثبوت کے لیے دیکھو بحر وید

ادھیائے ۱۰ منتر ۱۷

پرم ... معنی - باعث حفاظت کرنے والے کے اوم بمثل آکاش محیط ہونے کے کھم اور سب سے بڑا ہونے کے باعث برہم نام ایشور کا ہے۔

کھم کی تعریف ویدوں کی لغات میں یوں کی ہے

... معنی آکاش کی طرح محیط کل ہونے کے باعث کھم (ایشور) ہے پھر دیکھو تیتریہ اُپنشد ۱ - ۶ - ۲

... معنی - برہم آکاش کی طرح ہم جامع وجود اور قدیم ہے ایسا ہی رگوید آدی بھاش بھومکا اور ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ و ۱۳ - و ۱۲۹ و ۸ وغیرہ میں کئی جگہ آکاش محیط کا پوتا سوامی دیانند جی مہاراج نے بھی تسلیم کیا ہے اب اس عقیدہ ..... پر کئی اعتراضات ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) اگر آکاش کو ایشور اس لیے پرماتوؤں سے بڑا مانیں جیسا کہ سانکھیہ شاستر کار نے ادھیائے اول سوتر ۱۷ میں اور رشی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش آٹھویں باب میں اور باقی تمام شاستروں نے مانا ہے اور جہاں پرماتو ٹھوس ہوتے ہیں اسلیے جہاں ایک پرماتو ہوگا وہاں دوسرا کوئی پرماتو ایک ہی وقت میں نہیں سما سکیگا - اسلیے اول جہاں پر ایشور پڑے گا کہ سوائے آکاش کے پرماتوؤں کے باقی سبھی پڑنی - آگ اور ہوا کے پرماتو نہ رہ سکنے سے باقی چہار عناصر کی نیستی ماننی پڑے گی - دوم آکاش محدود ہو جائے گا اور قابل تقسیم ہوگا جس کا ایسا نہ ہونا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۷ و ۳۴۳ وغیرہ میں مانا ہے - سوم جب ہر جگہ آکاش کے پرماتو مانو تو حرکت بالکل ناممکن ہو جائیگی - کیونکہ حرکت مخض خلا ہونے سے ممکن ہو سکتی ہے - ورنہ سب جگہ ٹھوس ہی ٹھوس پرماتو ہونے سے حرکت ناممکن ہو جاتی ہے -

چہارم - باقی ہر چہار عنصروں کے پرماتوؤں کے اندر آکاش کے پرماتو ہونے سے پرماتو قابل تقسیم اور فانی ہوں گے - باقی آئندہ -

دو آریہ اویدیشوں کو عمر قید :- ۵ جولائی کو جوامرت سر کے مقدمہ میں حکم سنایا گیا - اس میں پنڈت دیانا تھ آویدیشک آریہ سماج اور سوامی اشوانند اویدیشک آریہ سماج کو عمر قید کی سزائیں ملیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں تعصب کی بنیاد کس نے ڈالی؟

KHILAFAT LIBRARY

مسافر آگرہ وغیرہ اخبارات آئے دن مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ اسلام ایک متعصب مذہب ہے اور اسلام کے پیرو بدرجہ غایت متعصب ہوتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ تعصب عمدہ چیز ہے جس فرد یا قوم میں یہ خوبی نہیں اس کی بنا دکھ کھلی زمین پر ہے جو آج بھی گرے اور کل بھی گرے مگر عام گفتگو میں تعصب سے مراد وہ نفرت اور حقارت لی جاتی ہے جو ایک مذہب کسی دوسرے مذہب کے لیے روا رکھتا ہے اور دوسرے کے عمدہ سے عمدہ اصولوں پر بلا وجہ نکتہ چینی کرتا ہے اپنے مقابلہ میں دوسرے کو کمتر سمجھتا ہے جس سے لبا اوقات اپنے اغراض سکتے دوسرے کو صدمہ روحی پہنچا رہتا ہے

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا یہ باتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں یا کسی اور مذہب میں اور جس مذہب میں بھی ان صفات کا ظہور ہوگا - بلاشبہ وہ مذہب تعصب پھیلانے والا ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس مذہب کے پیروؤں کو اسکی اصلاح کے درپے ہونا چاہیے

شری سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج ستیارتھ پرکاش سمولاس گیارہ دوم اڈیشن صفحہ ۳۱۱ پر منوجی کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

جو ویدوں کی نندا ارتھات ایمان وروا چن رکھتا ہو وہ ناستک ہے ۔

مطلب - جو ویدوں کو نہیں مانتا وہ دہریہ ہے پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۳ پر لکھا ہے کہ جو جو گرنتھ وید کے ورودھ (خلاف) ہیں انکا پرمان کرنا جانو ناستک ہونا ہے - یعنی جن جن کتابوں میں وید و نکی تعلیم نہیں پائی جاتی انکو ماننا سمجھو کہ ناستک ہونا ہے

پھر آگے چلکر ستیارتھ صفحہ ۳۱۴ پر سوامی دیانند صاحب فرماتے ہیں کہ جو وید اور وید انوکول آپت پرشوں کے لیے شاستروں کا اپمان کرتا ہے اس وید نندک کو جلاوطن یعنی ملک سے باہر نکال دینا چاہیے -

مطلب ! جو ویدوں کو نہیں مانتا اور اونکے برخلاف اپنا عقیدہ رکھتا ہے ایسے دہریہ کو ذات اور قطار اور ملک سے باہر کر دینا چاہیئے -

پھر اور ملاحظہ ہو - رگ وید بھاش مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۲۷ پہلا اشٹک پہلا ادھیائے ساتواں ورگ - پانچواں منتر کے پچھلے حصہ کا بھاؤ ارتھ یا خلاصہ مطلب -

جو ناستک نندک وادھورت نیش میں دے سب بھلوگوں کے نواس استھان سے دور چلے جاویں - کنتو نشیج کر کے اور دیشوں سے بھی دور ہو جاویں ارتھات اودھومی کے دیش میں بھی نہ رہنے پاویں -

مطلب - جو ویدوں کو نہیں مانتے وہ دہریہ ہیں وہ سب ہماری جائے رہائش سے دور چلے جاویں یہ مطلب ہے کہ ویدوں کے نہ ماننے والے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں -

پھر آریہ بھائی دنی کے چھٹے ایڈیشن مطبوعہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی صفحہ ۵ پر مہارشی دیانند صاحب رگوید آسٹک اول ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ منتر ۸ کا رکھیان اس طرح دیتے ہیں -

اور جو ناستک ڈاکو چور شواس گھاتی مورکھ دشٹ لمپٹ ھٹ آدمی آتم کرموں میں بگھن ڈالنے والے ہیں سوار تسم ہیں وید ودیا اور دھرمی وچار یہ منش ہیں ان سب دشٹوں کو مول سمیت نشٹ کر دو "

اب ہم مصلحتاً اس کا ترجمہ کرنا پسند نہیں کرتے صرف اسی پر ہمارا بس نہیں ہے دنی رسبھا صفحہ ۱۵ و ۱۸ و ستیارتھ ۲۹۷ وغیرہ میں کثرت سے حوالہ جات پائے جاتے ہیں جو ہمارے دعا کی نہایت وضاحت اور صراحت سے تائید کرتے ہیں - بطور نمونہ اسیقدر حوالہ جات کافی ہوں گے -

آیئے ! اب ہم اسلام پر غور کریں کہ اسلام نے غیر مذاہب کے ساتھ کس سلوک کو روا رکھا ہے اب اسکے لیے ہمیں کلام پاک کی تعلیم پر توجہ کرنی چاہیئے - یہی تعصب کی نیچ کنی اس نے صاف ثابت ہے جس میں قیل وقال کی ذرا بھی گنجائش نہیں قربان اس اسلام کے جس نے تعصب کا نام و نشان تک نہ چھوڑا - دیکھو یہ تعصبی اس سے ظاہر ہے مسئلہ شریعت ہے ..... ایک ہندو اور ایک مسلمان برابر رہتے ہوں - اور مسلمان اپنا مکان [illegible]

کرنا چاہیے یعنی فروخت کرنا چاہے اور اسکا شفیع ہندو کو پہنچتا ہو اور ایک دوسرے شخص مسلمان کو بھی مکان کی ضرورت ہو۔ تو مکان کس کو دینا چاہیے غیر مذہب شخص ہندو کو یا مسلمان کو جو اپنے مذہب میں داخل ہے اس موقعہ پر اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ مکان شفیع ہندو کو نہ ملے مسلمان کو نہ ملے چنانچہ یہ مسئلہ شریعت سے لیا گیا ہے۔ قانون بھی موجود ہے۔ کہاں ہیں معترض آنکھ کھول کر دیکھیں اور دل میں غور کریں کہ اسلام نے کیسی بیخکنی مذہبی تعصب کی کی ہے۔ کہ مسلمان کے مقابلہ میں ہندو غیر مذہب کو ترجیح دی ہے۔

قومی تعصب کا مٹانا اسلام کی خوبی ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہوگی۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ کرام حاضر تھے اور انہی جلیسوں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اتفاقاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ یابلال اسودا یعنے اے بلال تم جیسے غلام کالے رنگ کے ہو۔ یہ سنتے ہی سردار دوجہاں مالک کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیں بجبیں ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے عمر ابھی تمہارے مزاج میں جہالت کی بو باقی ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضہ حضرت بلال رضہ کے قدموں پر گر پڑے اور کہا کہ میں نے بڑی گستاخی کی ہے۔ جبتک بلال اپنی جوتی کی نوک سے نہ اٹھائیں گے قسم ہے میں ہرگز نہ اٹھاؤں گا۔ حضرت بلال حضرت عمر فاروق کی غلامی میں عرصہ دراز تک رہ چکے ہیں۔ حضرت عمر رضہ نے آزاد کر دیا تھا۔ اس لیے حضرت بلال شرمندہ ہو کر کہتے تھے کہ یا حضرت میں وہی تو ہوں جو کل کی غلامی میں عرصہ تک رہ چکا ہوں۔ مجھ سے ایسی گستاخی نہیں ہو سکتی کہ جوتی کی نوک سے آپ کو اٹھاؤں۔ آپ ہرگز خیال نہیں کیا اور نہ اٹھائی جبتک آپ کی آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضہ نے جوتی کی نوک سے نہ اٹھایا۔

منصف مزاج صداقت پر فدا ہونے والے انصاف کا خون نہ کرنے والے۔ ہٹ دھرمی سے گریز کرنیوالے اپنے ایمان کو ہاتھ سے نہ دینے والے اسکا تصفیہ کریں کہ قومی تعصب کس میں ہے اور جس کی یہ تعلیم ہو وہ کس نظر سے دیکھی جانے کے قابل ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے صاف طور پر اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مذاہب کی چیزیں اپنے سامنے رکھ لیں اور اصول پر غور فرما کر سب سے عمدہ باتوں کو چن کر اختیار کر لیا۔ چنانچہ جزیہ اور خراج لینے کے قاعدہ کو بھی اسلام نے اختیار کیا جس کے قواعد شیروان کے باپ کیقباد نے بنائے تھے

شریعت کا سب سے اعلیٰ اصول خذ ما صفا ودع ما کدر تھا اس ایک بات کے دیکھنے سے اسلام کا بے تعصب ہونا کس خوبی کے ساتھ ثابت ہے علاوہ بریں اسلام کو جانب سے اپنے ہمسایوں سلطنت اسلام کی رعایا کو مذہبی آزادی کا دیا جانا مذہبی ارکان کے ادا کرنے کو بھی روک ٹوک نہ ہونا بلکہ اجازت دیا جانا کہ ہر شخص بے خوف و خطر مذہبی رسم کرے بے تعصبی اسلام کی کافی دلیل ہے۔

چنانچہ آنحضرت ؐ کی خدمت میں عیسائیوں کا جانا اور مدینہ منورہ میں حضرت ؐ کا اپنی مسجد میں اوتارنا اور خاطر کرنا اور اسی مسجد میں عیسائیوں کو نماز کی اجازت دینا ابوریحاں بیرونی کا ہندوستان میں چودہ برس تک سنسکرت پڑھنا۔ اسلام کا عیسائی معاہد۔ ذمی کو گویا کے ساتھ نیچر اخلاص سے پیش آنا اور دیگر اہل اسلام کے برابر ان کے ساتھ برتاؤ کرنا۔ اسلام کا تمام انبیاء اور پیغمبروں کا نبی تسلیم کرنا انکی عزت کرنا اور ایسی عزت کرنا کہ انکی امت نے بھی نہیں کی اسلام کی بے تعصبی کی کافی دلیل ہے۔

قرآن شریف میں عام طور پر کہدیا گیا ہے **ولکل قوم ھاد** - ہر قوم کے لیے ایک ہادی ایک رہنما ہوتا ہے اسپر نظر غور خیال کرنے سے اسلام کیسا بے تعصب اور ہر دل عزیز پایا جاتا ہے اور کیسی عظمت اور شان ظاہر ہوتی ہے۔ اسلام مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جس کی وجہ سے اہل اسلام عام قوموں کے بزرگان دین کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ غیر مہذب الفاظ کسی کی نسبت زبان پر لانا گناہ سمجھتے ہیں ہمنے کسی اہل اسلام کو نہیں دیکھا نہ سنا کہ وہ کسی غیر مذہب والا کے اوتار یا بزرگ کو برا کہتا ہو۔ انکی نسبت بُرا کلمہ بذریعہ تحریر اعلان کہتے ہوں اگر اتفاقیہ کسی مسلمان کی جانب سے کوئی سختی کا اظہار ہوا ہوگا تو وہ اشتعال طبع مجبوری سے ہوا ہوگا۔ یعنی اگر کسی نے حملہ کیا ہوگا۔ تو اس کے حملہ کے جواب میں کوئی کلمہ قلم یا زبان سے نکلا ہوگا جس کے متحرک اور قابل مواخذہ معترضین ہی خیال کیے جا سکتے ہیں۔ ورنہ قرآن شریف میں اس حکم **ولکل قوم ھاد** نے بالخصوص آریہ پنتھ کو نہایت درجہ ممنونی و شکوری کا ذمہ دار نہ رکھا ہے اس لیے کہ کسی شخص کو نام بتا کر ہادی رہنما ظاہر نہیں کیا بلکہ عام طور پر کہدیا گیا اس لیے عام بزرگان آریہ پنتھ اہل اسلام کی نظروں میں حقارت سے نہیں دیکھی جا سکتی نہ اسلام کو برا کہتا ہے۔ اے آریو! دیکھو اسلام کیسا تعصب سے پاک ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن - اے محمد ؐ بلاؤ تم دنیا کو اسلام کی طرف معقول طرح سے سمجھا بجھا کر اچھی طرح حکمت کے ساتھ اگر مناظرہ کرو کسی سے بطرز احسن - ہدایت کا طریق اسلام نے یہ بتایا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج دھولپور کا معافی نامہ

مندر آریہ سماج دھولپور کے زمین کے متعلق جو جھگڑا ایک عرصہ سے چلا آتا تھا اخبار کا اس کا تصفیہ ہو گیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) آئندہ سے ہمارے اور رعایائے دھولپور کے جس قدر معاملات ہوا کریں گے ان کا تصفیہ ہم دونوں کریں گے کسی باہر والے کی مداخلت نہ ہوگی نہ باہر والوں کو کسی طرح مداخلت کرنے کا حق ہوگا اور نہ ہم ان سے مداخلت کرنے کی کوئی تحریک کریں گے جس قدر ایسے معاملات ہیں جو ریاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان معاملات میں ہم قانونی چارہ جوئی کریں گے اور اس لیے خاص فیصلہ سرکار کافی ہوگا۔ ہم کو کسی طرح کا انجی ٹیشن (جوش) پھیلانے یا پھیلوانے کا عہد نہ ہوگا۔

(۲) ہم آریہ سدھانتوں کا منڈن کرتے ہوئے کسی مذہب کا کھنڈن نہیں کریں گے جس سے دوسروں کے مذہبی خیالات کو ایذا پہنچے

(۳) ہم کوئی ایسا کام نہ کریں گے جس سے کہ پبلک کے امن و امان میں خلل واقع ہو۔

(۴) ہم دوسرے مذاہب کے ساتھ ویسے قسم کے خیالات نہیں رکھیں گے۔ اور اپنے ایشٹ دیوؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

(۵) جملہ ہمعصر مذاہب کے جلسوں پر امداد دینے کے لئے خوشی کے ساتھ مستعد رہیں گے۔

(۶) گذشتہ انجی ٹیشن میں دربار دھولپور کو بیجا الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ان کے لیے ہم معافی مانگتے ہیں

(۷) آریہ سماج کے جلسہ وغیرہ ایک ایسے مکان میں ہونگے جو رعایا دھولپور کی جانب سے ملے گا۔ اور اس مکان کا کرایہ رعایا ادا کرے گی مندر کی تعمیر سرکاری ایک ایسے حکم پر ہوگی جو رعایا کے اتفاق رائے سے حاصل

قوت کی نظیر دوائی

یہ دوائی ایک عارف باللہ نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر تیار کی یقیناً سمجھو کہ جسطرح کلاموں سے خدا کا کلام بے نظیر ہے اسطرح دواؤں میں یہ دوا بے نظیر ہے ہمیں اس دوائی پر اسقدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ اگر چار روز کھانے کسی دوست کو فائدہ نہ ہو تو بیشک دوا واپس کر دے قیمت واپس کر دی جائیگی قیمتی چیزوں اور تیاری کیلئے محنت شاقہ کے قیمت بیس روپیہ کی عمر سلنے کا پتہ ع - ج معرفت منیجر اخبار نور قادیان

کیا جاوے گا۔

(۸) آئندہ شرائط مندرجہ بالا نہ ماننے پر سرکار کو ہر طرح کا حق حاصل ہوگا جو چاہے کرے۔

(۹) یہ تصفیہ ہم لوگوں نے خود اپنی آزاد رائے سے کیا ہے اسکی ایک نقل اطلاعاً اور واسطے کارروائی مناسب کے اجلاس خاص میں پیش کرتے ہیں۔

دستخط { جوہری مل پریذیڈنٹ آریہ سماج دھولپور
سری کوشن " "

از آریہ گزٹ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۱۵ء

اگر آریہ سماج پہلے ہی سوچ سمجھکر قدم اٹھاتی تو آج اسے معافی مانگنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

شادی چھوٹی عمر میں کرنی چاہیے

آج جبکہ تمام عالم میں یہ ہوا چل رہی ہے کہ شادی بڑی عمر میں کرنی چاہیے۔ ترے لوکی سے بہتر اپکاری کے مصداق سناتن دھرم پرچارک کا قدامت پسند ایڈیٹر اپنے یکم جولائی کے اخبار میں یہ راگ الاپتا ہے۔

اگر لڑکی اور لڑکے کا جنم پترہ دیکھکر دونوں کے اصلی گرہوں کو جان بھارت کی منشا کے موافق چھوٹی سی عمر میں شادی کر دی جائے تو کبھی کوئی خرابی نہ ہو۔ چنانچہ ابھی تک پچھلے عام بوڑھے جنکی شادی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی۔ ذرا اُن کی جسمانی طاقت کو دیکھا جاوے تو کیا۔ سناتن دھرم کا قدامت پسند ایڈیٹر بتلاویگا کہ ہمارا راجپوت اور کرشن کی شادیاں کس عمر میں ہوئیں۔ تاکہ اگر اور نہیں تو کم از کم آپ کا یہ اصول ہندو کے لیے تو اتمام حجت کا موجب بن سکے۔

ایک عورت پچیس روپیہ کو فروخت ہوئی

کانپور گزٹ لکھتا ہے کہ ضلع پیلیبھیت میں ایک آدمی سمہ بیوی اور بوڑھی ماں رہتا تھا۔ اُسکی گذر بڑی مشکل سے ہوتی تھی تنگ آکر بے چارہ آدمی تلاش روزگار میں نکلا پیچھے سے اس کی ماں نے اپنی بہو کو اُسے میکے بھیجدیا۔ کیونکہ وہ بہو کی پرورش کرنے کے ناقابل تھی۔ لڑکی جب اپنے باپ کے گھر گئی تو دو چار دن رہنے کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ یہاں بھی کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ اور اُسے باہر نکالا جا رہا ہے۔ آخر مصیبت زدہ لڑکی نے اپنے آپکو ایک بازاری عورت کے ہاتھ پچیس روپیہ میں بیچدیا۔

یہ سب اس شدید قحط کے ہمہ گیر اثر کا نتیجہ ہے

خدا اس بلائے عظیم سے ہندوستان کو جلد نجات دے

ایک عورت اور سرکس

آریہ پتر بریلی اپنے یکم جولائی کے اشو میں لکھتا ہے کہ

پچھلے ہفتہ ہم کماری تارا بائی کے سرکس اور اُنکی جسمانی شہزوری کے متعلق بوجہ تنگی جگہ کے کچھ نہیں لکھ سکے۔ کماری تارا بائی ایک راجپوت اوداھت ابلا ہیں جس طرح پریم دیو ودیالنکار رام مورتی نے پہلی دفعہ بہت سے حیرت انگیز شہزوری کے کام دکھلا کر بھارت واسیوں کے پرشوں کو اس بات کا پرشو دیا تھا کہ ویریہ رکشا کے ساتھ ساتھ ابھیاس کرنے سے پرش بڑے بڑے کام کر سکتا ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ اُسکے بعد سے بہت سے بھارت کے نوجوانوں نے اُنکی تقلید کی اور کامیاب ہوئے۔ اسیطرح بھارت کی استری جاتی میں اس پرکار کی شکتی پھیلانے کے لیے کماری تارا بائی اب پبلک میں آئی ہیں۔ بریلی میں آپ کا سرکس پورے ہفتہ رہا۔ اس دوران میں آپ نے دو دفعہ آریہ سماج بہاری پور میں دیا کھیاں دیکھیں اور اپنی پراکٹیکٹ لائف اور اپنے کاموں کے متعلق بہت کچھ روشنی ڈالی۔

عورتوں کا اس طرح عام لوگوں میں مردوں کی طرح اپنی ورزش کے کرتب دکھلانا کہاں تک زیبا ہے اور کماری تارا بائی کا یہ طریق دوسری عورتوں کے لیے کہاں تک رہنمائی کا موجب ہو سکتا ہے بلاشبہ ہم ایسے پردے کو قید خانہ سے تشبیہ دیتے ہیں کہ عورتوں کو چار دیواری میں بند رکھا جائے۔ مگر ہم اس کو آزادی کا نہایت ہی برا استعمال سمجھتے ہیں کہ عورتیں اس طرح پبلک میں مردوں عام لوگوں میں اپنی ورزش کے کرتب دکھاتی پھریں۔ ہم نہیں آریہ سماج بریلی نے کس بنا پر سماج مندر میں اسکے لیکچر کروائے۔

۶۲ بچوں کی ماں

اٹلی کی ایک عورت مسماۃ گرانی کو ۶۲ بچے پیدا کرنے کا فخر حاصل ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ اسکی شادی ۲۸ سال کی عمر میں ہوئی تھی اور اسکا خاوند صرف ۱۹ سال زندہ رہا۔ اور ۱۹ سال میں گیارہ دفعہ اس نے نین تین بچے پیدا کیے اور چار دفعہ اس نے چار چار بچے جنے اور ایک دفعہ پھر چار لڑکے اور ایک لڑکی پیدا کی۔ شاید ہی اسقدر بچے کسی اور عورت نے پیدا کیے ہوں گے۔

ایک ہوا باز عورت

امریکہ کے شہر شکاگو کی ایک عورت نے شکاگو سے نیویارک تک ۸۰۶ میل کا لگاتار فاصلہ طے کیا۔ اب اس کا ارادہ بحرہ اوقیانوس پر اُڑنے کا ہے یہ پہلی عورت ہے جس نے لگاتار ۸۰۶ میل کا سفر ہوائی جہاز پر طے کیا۔ جس ملک کی عورتوں کی ہمت کا یہ حال ہے۔ مردوں کی بہادری کا خود اندازہ لگا لو۔

KHALSA HERITAGE LIBRARY

کیا آجکل کوئی مذہبی لیکچر نہیں سنتا؟

مسافر آگرہ ۲ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی مشہور سے مشہور آریہ سماج کا اوپدیشک بھی کسی شہر میں جیوآتما یا پرماتما کے دشہ پر لیکچر دینا چاہے تو ہم دھوتی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بہت ہی کم آدمی کسی شہر میں ایسے نکلیں گے۔ ان دھارمک مضامین پر اندنوں کوئی لیکچر سننا پسند نہیں کرتا۔ ہاں پولیٹکل۔ قومی سوسائٹی بل کے متعلق ایک معمولی سے معمولی بھی آدمی لیکچر دیتا ہے تو سننے والوں کا جم غفیر ہو جاتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں جو دو ایک سماجوں کے جلسے اس پرانت میں ہوئے ہیں ان کے متعلق یہ سننے میں آیا ہے کہ ان جلسوں میں لیکچر و کنجن بھی ہوئے۔ وہ سب آریہ سماج کی گذشتہ شیلی سے الگ ہو کر نئی ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

پھر آگے چل کر یہی ہمعصر لکھتا ہے کہ آریہ سماج ایک قطعی بے ضرر اور دھارمک سوسائٹی ہے۔

مگر پھر مسافر آگرہ کا یہ لکھنا کہ یوپی کے صوبہ میں جو حال ہی میں آریہ سماج کے گذشتہ شیلی (طریق) سے الگ موجودہ رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

یہ صریح متضاد امور ہیں امید کہ مسافر آگرہ اسپر روشنی ڈالے گا۔ کہ دونوں میں سے کونسی بات درست ہے۔

صرف مسلمانوں کو ہی قربانی کرنی چاہیئے۔

آگرہ اپنے ۲۰ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ مادر ہند کی بہبودی صرف ہندو مسلم اتحاد ہی پر مبنی ہے ہندوؤں نے ابتک مسلمان بھائیوں کو کوئی موقع شکایت کا نہیں دیا ہے۔ اب بقرعید کی آمد کے ساتھ مسلمانوں کی آزمائش کا وقت سر پر ہے اور ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ ہمارے بھائی اس کڑی آزمائش میں پورے اُتریں گے۔

ہم اس امر سے متفق ہیں کہ ہندو اور مسلمان

باہمی بھائیوں اور بھائیوں کی طرح رہیں یہی اسکی بہتر خواہش ہے لیکن مسافر آگرہ کا یہ کہنا کہ ہندوؤں نے ابتک مسلمانوں کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دیا یہ "بلی کے حج" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ شاہ آباد اور کٹاسد پور میں ہندوؤں نے جو مسلمان بھائیوں کے ساتھ سلوک کئے وہ اظہر من الشمس ہیں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سملاس میں سشری سوامی دیانند صاحب نے مسلمان بھائیوں سے جو سلوک کیے وہ بھی مسافر آگرہ سے پوشیدہ نہیں ہوں گے۔ اور تو اور مسافر آگرہ نے جو لگانا رائے اخبار میں قرآن مجید کی آیت دار پر ٹاں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اس سے بھی مسلمان بھائیوں کے دل نہیں دکھتے ہوں گے۔

کیونکہ مسلمان پتھروں میں جنپر ایسی چوٹوں کچھ اثر نہیں کرتیں ؎

کبھی مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ چپکے رہ نظر آنی
کوئی آن ہے نہیں کہتا نہ کھلوں یوں عیاں ہو کر

احکام حکومت عربیہ

القبیلہ ۱۵ رشعبان راوی ہے کہ نائب حکومت نے مدینہ شریف میں یہ احکام نافذ کئے ہیں کہ فروٹ شطرنج۔ تاش۔ فونوگراف وغیرہ سے لوگوں کو منع کرو اور قہوہ خانوں اور دوکانداروں کو سخت ہدایت کرو کہ اوقات نماز میں بند رہا کریں۔ کیا انکو نماز پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔ وہ غفلت سے بچنے کے لئے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جن ردی کاغذات پر آیات قرآنی لکھی ہوں ان میں پڑیہ وغیرہ نہ باندھا کریں۔ سخت منع ہے۔ جزاہم اللہ۔

لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی ساتھ پڑھیں

بڑودہ یونیورسٹی قائم ہونے کے لیے مہاراجہ بڑودہ نے پروفیسر شیشن صاحب کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے بہت تحقیقات اور جستجو کے بعد ایک ۸۰ صفحات کا ٹریکٹ لکھا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ لڑکیوں کے لیے اسی یونیورسٹی کے ماتحت علیحدہ کالج بنانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بہتر ہوگا کہ وہ بھی لڑکوں کے ساتھ سرکاری کالج میں تعلیم حاصل کریں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ رائے پاس کرنے میں پروفیسر صاحب نے کیا مصلحت سمجھی ہے یہ دقت ہوگی۔ کہ ریاست بڑودہ میں عورتوں کو پردہ وغیرہ سے بہت آزادی ہوگی۔ مگر نوجوان لڑکیوں لڑکوں

تعلیم نسواں

سکھوں۔ دیو سماجیوں۔ آریوں ہندوؤں وغیرہ کے ملکر کئی ایک گرلز ہائی اسکول ہیں۔ اب آریہ سماج علیحدہ کنیا گورکل قائم کرنے والا ہے۔ غرضیکہ دوسرے اقوام تعلیم نسواں کو ترقی دینے کے لیے بہت جلد جلد مدارج ترقی کی طرف دوڑ رہی ہیں۔ مگر ہم لوگوں کی اسطرف بہت ہی کم توجہ کی ہے لے دے کر ہمارا ایک پرائمری گرلز سکول ہے۔ ضرورت ہے کہ اس سکول کو ترقی دیکر اور کوئی آستانی پرائمری پاس سے قطعاً قابلیت کی نہ رکھی جائے۔

شاستروں کے اصول وقتاً فوقتاً بدلتے رہتے ہیں

لالہ راجپت رائے نے لیڈر الہ آباد میں ایک چٹھی چھپوائی ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ جو لوگ ہر موقعہ پر شاستروں کا حوالہ دینے لگتے ہیں وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ شاستروں میں موقع اور محل کے لحاظ سے اصلاح یا تبدیلی کی گنجائش رکھی ہے ؎

مثلاً اگر ایک چیز از روئے شاستر حرام ہے ایک وقت ایسا آیا کہ مہذب لوگ اس چیز کا استعمال کرنے لگ گئے۔ تو پھر کیا اس تبدیلی کی گنجائش کے تحت وہ ممنوع چیز حلال ہو جائیگی۔

سوال پیچیدہ ہے اگر اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے۔

تو قدیمی ویدک دھرم اور موجودہ ویدک دھرم میں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔

خدا کرے سب خریدار ایسی ہی ہو جائیں

جناب منشی ہدایت اللہ صاحب ہیڈ کنسٹبل کارڈ ضلع لکھتے ہیں۔

کتبہ مشن جناب الاشان منیجر صاحب اخبار نور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وی پی۔ وصول کیا کیا پیر انماس ہے کہ اخبار میعاد ختم ہونے پر جو جناب اطلاعی کارڈ ارسال کیا تھا حق کا خرچ کرتے ہیں غلام کی ذات کو اسلیے یہ بوجھ نہ اٹھایا کریں۔ مجھے کسی قسم کا عذر وی پی وصول کرنے میں نہیں ہو سکتا۔ خاکسار کے واسطے دعا فرماتے رہا کریں ؎

کیا یہ خط پڑھکر ان مہربانوں کو کچھ عبرت ہوگی جو باوجود دو دفعہ پہلے اطلاع بھیجنے کے وی پی واپس کر دیتے ہیں

عدالت کے ساتھ رہنے اور تعلیم پانے سے جو سوشیل خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور جو دیگر آزاد ممالک میں پیدا ہوئی ہیں انھیں مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس تجویز کے سخت مخالف ہیں اور ہماری زبردست رائے ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ لڑکوں سے قطعی علیحدہ ہونا چاہیے۔ "

ان سوشل امورات میں اسلام نے جو حد فاصل قائم کی ہے وہ بیشک شوشل بہتری کا احسن نمونہ ہے کہ وقت آرہا ہے جبکہ یورپ اسلام کے ان احسن اور عمدہ اصولوں کی پناہ لینگے۔

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر پرتاب

لوکل گورنمنٹ نے کمیونک شائع کیا ہے کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے ایڈیٹر ٹریبون یا نیو کاملی ناتھ رائے کی دو سالہ سزائے قید کو تین ماہ میں تبدیل کر دیا ہے اسی طرح گورنمنٹ ہائیکورٹ ایڈیٹر پرتاب پر کاش کی حلفیہ بھی ..... رحم فرما کر اسے معاف کر دیگی۔ کیونکہ جہاں ٹریبون کے کئی مضامین پر گورنمنٹ کو اعتراض تھا پرتاب کے صرف ایک دو مضامین پر اعتراض کیا گیا تھا۔ ایڈیٹر پرتاب ایک کہنہ مشق اخبار نویس ہے اس سے قبل اسکی روش نہایت محتاط رہی ہے بیشک اس نے گورنمنٹ کی وفاداری کو اپنا دستور العمل رکھا ہے۔

اور ان سب حالات پر نظر ڈالکر کچھ تعجب نہیں کہ گورنمنٹ رحم فرما کر اسے معاف کر دے۔

شاہاں چہ عجب گر نوازند گدارا

دو آریہ اپدیشکوں کو عمر قید

پنڈت بھوج راجیشور اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور مہاشہ چندر کوئی بھجنک مظفر نگر پر چار کرتے ہوئے ماہ اپریل ملک وال میں آئے جہاں آپنے کسی پولیٹیکل جلسہ میں مغویانہ تقریر کرنے کا الزام لگایا گیا اور انھیں گرفتار کر کے لاہور میں لاکر تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ - الف کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا۔ مسٹر مرنٹر کی عدالت نے مقدمہ کی سماعت کی اور دونوں کو قصوروار قرار دے کر عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا دی ملزموں کی طرف سے رحم کی درخواست دیگئی ہے

پرکاش

اسلام کی خصوصیت مہاتما ہنس راج کی نظر میں

آریہ گزٹ اپنے ۱۴ اساڑھ کے اشو میں مہاتما ہنس راج کے ایک لیکچر کا بایں الفاظ اقتباس دیتا ہے۔

اسلام نے جو پرچار کیا۔ اس کے اندر ایک خصوصیت پائی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب نے پرچار کرتے ہوئے لوگوں کے اندر رائفلیں وشواس ڈالا۔ اور اب اہل اسلام کے اندر یہ ایک خصوصیت ہو گئی ہے کہ ان کا وشواس زبردست اور نہ ڈگمگانے والا ہے۔

ایک پادری افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کیا سبب ہے کہ افریقہ میں یورپین جا رہے ہے۔ مگر وہاں عیسائی مذہب نہیں پھیلتا اور اسلام پھیل رہا ہے وہاں پر عیسائیوں کی بہتیری سوسائیٹیاں ہیں۔ آرگنیزیشن بھی مضبوط ہے مگر باوجود اس آرگنیزیشن کے عیسائی اتنے زور سے نہیں بڑھتے جس زور سے اسلام بڑھ رہا ہے اسکا ایک ماتر کارن وہ یہ بتلاتا ہے کہ وہاں جتنے بھی مسلمان ہیں وہ چاہے دکاندار ہوں یا نوکر۔ ٹھیکہ دار ہوں۔ یا کوئی اور وہ اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے اگرچہ مسلمانوں کا کوئی باقاعدہ ایجنٹ وہاں نہیں تاہم ہزاروں ایجنٹ موجود ہیں اور انھیں کی بدولت اسلام پھیل رہا ہے۔

یہ ایک ٹائپ ہے۔ ایک نمونہ ہے۔ جو حضرت محمد صاحب نے پیدا کیا۔ اور خصوصیت پیدا کی ہندو دھرم کی بابت دیکھیں۔ یہ دیکھتی ہے دوسروں پر کم اثر کرتا ہے ایک ہندو دوسرے کو نہانا اور صفائی کرنا سکھا سکتا ہے لیکن وہ ایک دوسرے کے عقیدہ میں تبدیلی نہیں لاتا۔"

مسلمانوں غور کرو کہ ایک غیر مذہب کا لیڈر آپ پر کیا حسن ظن رکھتا ہے۔ آپ اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کیا آپ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا اٹل یقین موجود ہے جنھوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں روئے زمین پر اسلام کی صداقت کا ڈنکا بجا دیا اور لوگ افواج در افواج اسلام میں داخل ہونے لگے۔

ایک اچھوت نے تالاب بھرشٹ کر دیا

آریہ گزٹ اپنے ۱۲-اساڑھ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہم ایکبار پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ایک اچھوت ڈاکٹر پر اسلئے مقدمہ چلایا گیا ہے۔ کہ وہ ایک تالاب کے پاس کے گلی کے اوپر سے گزر گیا جس سے تالاب ناپاک ہو گیا اب ایک اور ایسے مقدمہ کی خبر آئی ہے مقام کالی کٹ میں ایک اچھوت اور اسکا ایک برہمن ملازم مندر میں گئے۔ اور.... اچھوت شخص مندر کی گرد کی سیڑھیوں پر گیا۔ اسلئے اسپر مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے مندر کو ناپاک کر دیا ہے اور اسکے برہمن ملازم نے اسے اس کے کام میں مدد دی ہے۔ طرفین کی شہادتوں کے بعد عدالت نے ملزمان کو بے قصور قرار دیا۔

اب صاف ظاہر ہے کہ ہندو لوگ اچھوت اقوام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ اچھوت لوگ اب ہندوؤں کی ان گھناؤنے سلوک سے تنگ آ گئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی سوسائٹی کا دامن پکڑیں جو ہمیں مساوات کے اور سوشل حقوق کی نگہداشت کرے اور ہمیں اپنے گوشت کا پوست سمجھے۔ اب اسلام سے بڑھکر دنیا میں کوئی مذہب نہیں جو ان کی جائز خواہشات کو پورا کر سکے۔

مگر مسلمان اس طرح خواب خرگوش میں مست ہیں کہ وہ بیدار ہونے کا نام تک نہیں لیتے مسلمانوں! اگر یہی لیل و نہار رہا تو یقیناً اپنی ہستی کو کھو بیٹھو گے۔

KHILAFAT LIBRARY

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی چند نصائح

فرمایا خدا کے ساتھ محبت رکھنے والے کی یہ علامت ہے کہ وہ اخلاق اور اعمال حسنہ اوامر سنن میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پورا پورا متبع اور عاشق صادق ہو۔

فرمایا۔ جس شخص کو دنیا کی محبت نے اندھا کر رکھا ہے اور غفلت کے نشہ میں سرشار ہے اسکو نصیحت کرنا بیکاری میں داخل ہے۔

فرمایا۔ کہ جو شخص تم میں سے مخلوق کی محبت کو دل میں جگہ دیتا ہے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا دل الٰہی محبت سے بالکل خالی برتن ہے

فرمایا۔ دنیا کے دلدادہ کا نشہ غفلت اتر جائے تو وہ توبہ کا خالص علاج برت کر مطہر و مزکی بن سکتا ہے۔

فرمایا۔ انسان کا فرض ہے کہ کمالات عشر و لیس للہ کا بندہ ہی بنا رہے کیونکہ یہ عبودیت کی شرط ہے۔ اور انسان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ خدا کریم ہر حال میں مالک اور بخشش میں کشائش میں مشغول ہے۔

فرمایا۔ زہد آخرت کے بادشاہ ہیں۔ اور عارف زاہدوں کے بادشاہ۔ اور عرفان قرآن شریف پر پورا پورا عامل ہونے سے ملتا ہے۔

فرمایا۔ روح کے بیمار کی چار علامات ہیں۔ پہلی یہ کہ جب وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسکو لذت نہیں آتی دوم خشیۃ اللہ (خدا کا ڈر) نہیں کھاتا اور دماغ پر خیالات خواہش بھرپور رکھتا ہے۔ سوم دوسرے کو دیکھکر نصیحت اور عبرت نہیں پکڑتا۔ چہارم قال اللہ و قال الرسول اسکو سنایا جائے تو کان کو نہیں سنتا۔

فرمایا۔ جس شخص کو عبودیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اور اسکو طے کر لیتا ہے تو وہ دنیا کی ہوا و ہوس کا مخالف ہو کر اللہ کا بندہ بن جاتا ہے۔

فرمایا۔ عام لوگ گناہوں سے استغفار کرتے ہیں اور خاصان الٰہی غفلتوں سے۔

فرمایا۔ توبہ کے دو اقسام ہیں ایک کا انابت نام ہے اور دوسری کا استجابت۔ انابت کے یہ معنی ہیں کہ بندہ عذاب الٰہی سے ہر دم ڈرتا اور توبہ کرتا رہے۔ اور استجابت کے یہ معنی ہیں کہ مولا کریم سے ہر آن شرم کرتا رہے اور استغفار کرتا رہے۔

فرمایا۔ انسان کے ہر عضو کے لیے توبہ مقرر ہے دل کی توبہ یہ ہے کہ محرمات الٰہی سے ترک کر دینے کی نیت کرے۔ اور آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ نامحرموں سے غض بصر کرے۔ کان کی توبہ یہ ہے کہ ان کو لغویات اور فواحشات سے بچائے۔ ہاتھوں کی توبہ یہ ہے کہ گناہ کی چیز کو ان سے پکڑنا چھوڑ دے

ایڈیٹر نور کی جدید تصنیف

جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب سب ٹورنر

آنریبل خاکسار ایڈیٹر نور کی جدید تصنیف بابا نانک کے مذہب پر لکھتے ہیں۔

مخدومی مکرمی سلمہ زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ اسمیگہ بفضلہ، خیریت ہے اور آپکی خیریت و عافیت مطلوب اللہ تبارک و تعالیٰ آپکو احسن جزا عطا فرمائے۔ "بابا نانک رحمۃ اللہ کا مذہب" موصول ہوا۔ رسالہ پڑھتے پڑھتے دل پر ایک وجد کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی نیک کوششوں کو جلد سے جلد مستمر فرماوے آمین۔ آپ کے نور خاکسار ایڈیٹر نور کی اس معرکتہ الآرا کتاب پر ہندوستان کے تقریباً درجن مشہور و معروف اخبارات زیر دست ریویو کر چکے ہیں جو اب اللہ تعالیٰ آئندہ درج اخبار کیے جائینگے۔ یہ کتاب سالہا سال کی زبردست تحقیق کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک دوست کو ضرور اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے دفتر نور سے ملتی ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک بلتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

صلح کن شرائط پیش ہوئی ہے

ضمیمہ کئی صفحوں کی کتاب ہے اسکی تفصیل درج کرنے کے لیے دفتر چاہیے۔ لیکن مولی موٹی شرائط جنکی پابندی جرمنوں پر عائد ہوتی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) قومی لیگ کو تسلیم کرنا لیکن سردست جرمن اس میں شامل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جائیں گے۔ (۲) فرانس، بلجیم، پولینڈ (اور مقامی رعایا کے ووٹ سے فیصلہ ہو) تو ڈنمارک اور ہنگری کو انکے وہ علاقے واپس دیئے جائیں جو حقیقت میں انکے ہیں اور ڈینزگ آزاد بندرگاہ بنایا جائے۔ (۳) لکسمبرگ، جرمنی کی ناکی سسٹم سے آزاد ہو۔ اور سارا کی کوئلہ کی کانوں کا مالک فرانس تسلیم کیا جائے اور اس علاقہ میں جہاں کہ یہ کانیں ہیں ۱۵ سال تک قوموں کی لیگ کی کمیشن حکومت کرے۔ (۴) ہیلی گولینڈ۔ ڈیون اور نرکیل کی قلعہ بندیاں اور بندرگاہ مسمار کیے جائیں اور جرمن مزدور زیر نگرانی اتحادیوں کے ان کو مسمار کریں پھر وہ تعمیر نہ کیے جائیں۔ (۵) جرمن نوآبادیوں کے لیے جرمنی چین اور سیام۔ سائبریا اور مراکو اور مصر میں اپنے حقوق سے دست بردار ہوں اور ٹرکی اور بلگیریا میں انکے حقوق اور مفاد کے متعلق جو انتظام کیا جائے اسکو منظور کرتا ہے (۶) جرمنی منظور کرتا ہے کہ تین ماہ کے اندر اپنی فوج گھٹا کر دو لاکھ تک لے آئیں اور ۳۱ مارچ ۱۹۲۰ء تک ایک لاکھ تک ہیں میں چار ہزار سے زیادہ افسر نہ ہوں۔ (۷) جرمنی اپنے قبضہ میں ۱۵ جنگی جہاز۔ ۶ ہلکے کروزر۔ ۱۲ ڈسٹرائر۔ ۱۲ ٹارپیڈو کشتیوں سے زیادہ نہ رکھے اور آبدوز ایک بھی نہ ہو اور دو ماہ کے اندر اس کی بحری فوج جمعیت ۱۵ ہزار تک گھٹائی جائے جن میں ۱۵۰۰ افسر اور وارنٹ شامل ہوں (۸) جرمنی اپنی تمام ہوائی طاقت کو زائل کر دے (۹) جرمنی رضامندی ظاہر کرے کہ سابق قیصر پر بین الاقوامی اور اخلاق اور عہد نامجات کے تقدس کو توڑنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ (۱۰) جنگ سے جو کچھ نقصانات ہوئے ان کی تمام ذمہ داری جرمنی قبول کرتا ہے اور دو سال کے اندر دو ارب پونڈ تاوان کی پہلی قسط اتحادیوں کو ادا کرے (۱۱) اتحادیوں کے جہازی نقصانات کو ٹن بہ ٹن پورا کرے (۱۲) کمیشن جو مطالبہ کرے کہ جرمنوں کے قبضہ میں فلاں مال ہے جو اتحادیوں کے مفتوحہ علاقہ کے رقبہ کے تلف کردہ مال کا بدل ہو سکتا ہے وہ اتحادیوں کے حوالہ کرے (۱۳) اتحادیوں کی تجارت میں خلل نہ ڈالے (۱۴) اپنے آبی راستوں کو بین الاقوام کے لیے کشادہ کرے امن کے وقت میں نہر کیل سب قوموں کی آمد و رفت کے لیے آزاد ہو۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ بالکل نئی قطعی نادر اور ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے یہ کتاب کیا ہے گویا کوزہ میں بند کر دیا ہے اسکے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر کتاب شائع نہیں ہوئی ہے نایاب فاضلانہ تصنیف صدیوں کے بچھڑے ہوئے سکھ بھائیوں اور سکھ دوستوں کے تمام رکھے دور کے گلے ملانے والی ہے۔ یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید تریں اضافہ ہے۔ مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہوئی جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونے کے اور ایک غریب کو دولت ملنے کی۔ اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونے کے اور ایک جرنیل کو فتح پانے کے جب جس قدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس کتاب کے تیار کرنے کے لیے بلا مبالغہ مجھے پانچ ہزار سے بھی زیادہ اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی۔ اس کتاب کے دوسرے صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے آپکو پتہ لگیگا کہ بلا شبہ اسکی تیاری کے لیے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لینا پڑا ہے لکھائی چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت صرف

مجلد عمدہ بلا جلد ۴ر

سوانح عمری بابا نانک

مصنفہ شیخ اعجاز احمد صاحب بی اے

بابا نانک کی زندگی کے حالات نیز اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت بابا نانک راسخ الاعتقاد مسلمان فی اللہ تھے۔ سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے بہت ہی مفید کتاب ہے قیمت مجلد ۱۲ر بلا جلد ۱۰ر

فتح مبین

ایڈیٹر نور کا ایک مشہور آریہ پنڈت سے مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے مولد سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی ہمارے حق میں گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت ۴ر

گورو کی بانی

ایک ایم اے پروفیسر کے جواب میں گورو صاحب مصنفہ دو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہے اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے بیس چوٹی کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی۔ قیمت فی صرف ۴ر

نیر اسلام

ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور سچی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی ہے۔ قیمت ۵ر

بھارت برکش

دھرمپال کے تحمل اسلام کا جواب آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزدانی

ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکتہ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے۔ قیمت ۸ر

تدبیر و تقدیر

تدبیر و تقدیر پر نہایت معرکتہ الآرا مقالہ ہے اس نازک مسئلہ پر اس قدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ واہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

دھرم کی کسوٹی

مشہور و معروف آریہ سوامی درشنانند کے اسلام پر چودہ سوالوں کے مکمل اور مفصل جوابات پڑھنے کے قابل قیمت ۱ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی آمد ثانی کے متعلق قابل دید تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۴ر

درخواستیں بنام "مینیجر نور" قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

(باہتمام سید قطب الدین صاحب بمقام قادیان دارالامان شیخ محمد یوسف کے لئے چھپکر شائع ہوا)